ناکامی اور خصوصاً بجلی کی اذیت ناک لوڈ شیڈنگ وغیرہ وغیرہ۔ان کی جانب بھی حکومت نے کوئی بھی سنجیدہ قدم نہیں اٹھایا۔حکومت کی ابتدائی چال ہی سے اس کے انجام سفر کا اندازہ ہوتا ہے۔پاکستان ایسے نازک اور خطرناک دور سے گزر رہا ہے جس کی مثال ساٹھ برسوں میں نہیں ملتی۔پرویز مشرف جو اس فساد کی بنیادی جڑ ہے‘ جوں کی توں اس نظام اور پاکستان کو مزید کھوکھلا کرنے کے درپے ہے۔امریکی سازشیں بھی کھل کر نااہل حکمرانوں کے کندھے تھپتھپا رہی ہیں۔قوم ایک نئے امتحان اور نئے بحران کیلئے تیار رہے۔شاید اس بدنصیب قوم کے دن ابھی جاگے نہیں۔

حضرت مولانا انظر شاہ کشمیریؒ کی رحلت

کاروانِ آخرت کے مسافروں کی نقل مکانی جہان فانی سے جس تیزی کے ساتھ دارالبقاء کی جانب ہو رہی ہے اور علم وادب کے روشن چراغ جس برق رفتاری سے بجھتے چلے جارہے ہیں‘ تو بظاہر یہی لگ رہا ہے کہ علم وفضل کے شہر اور بستیاں کچھ ہی عرصہ میں بالکل ویران ہو جائیں گی۔اب تو کبھی کبھی یوں محسوس ہوتا ہے کہ اپنا خونچکاں قلم اور فگار انگلیاں اب صرف مرثیہ گوئی اور نوحہ نویسی لکھنے کے لئے رہ گئے ہیں۔ہر مہینے اور ہر ہفتے کسی نہ کسی عالم دین‘ زعیم ملت اور علم وادب کے کسی نہ کسی آفتاب وماہتاب کی جدائی پر اپنا قلم اور دل خون بہاتا رہتا ہے۔

یونہی گر روتا رہا غالب تو اہل جہاں دیکھنا ان بستیوں کو تم کہ ویراں ہوگئیں

تازہ حادثہ کی خبر شیخ الحدیث حضرت مولانا انظر شاہ کشمیریؒ کی حسرت ناک وفات ہے۔جو زینت المحدثین‘ نابغہ عصر‘ فخر علماء دیوبند حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری کے باکمال فرزند تھے۔آپ کی یہ نسبت خود بھی بہت بڑی سعادت کی علامت ہے لیکن اس کیساتھ ساتھ آپ جوہر ذاتی اور خداداد صلاحیتوں اور محنت شاقہ کی بدولت علم وفضل کی بلند ترین اوج ثریا پر پہنچ گئے تھے۔زندگی بھر آپ نے درس وتدریس اور خصوصاً حدیث نبوی ﷺ کی خدمت میں گزار دی۔دارالعلوم دیوبند (وقف) کی عظیم مسندِ حدیث پر اپنے اکابرین کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے برسوں قال اللہ‘ قال رسول اللہ کی زمزموں میں خوش الحان رہے۔اس کے علاوہ تصنیف وتالیف سے بھی خصوصی دلچسپی رہی اور کئی اہم موضوعات پر متعدد کتابیں تصنیف کیں۔اس طرح آپ نے ہر طرح سے یہ محاورہ صحیح ثابت کیا کہ الولد سر لابیہ ۔ آپ کا حضرت دادا جانؒ اور حضرت والد صاحب مدظلہ کیساتھ خصوصی تعلق زندگی بھر قائم رہا۔ ماہنامہ ’’الحق‘‘ کیساتھ آپکی فکری‘ ذہنی‘ علمی اور ادبی ہم آہنگی زندگی بھر رہی۔آپکے ارسال کردہ خطوط سے ماہنامہ ’’الحق‘‘ کیساتھ آپکے والہانہ تعلق کا پتہ چلتا ہے۔(جو شریک اشاعت ہیں) آپکا وجود مسعود علمی دنیا کیلئے سراپا خیر ہی خیر تھا۔برصغیر کے مسلمانوں اور بالخصوص علمی حلقوں کیلئے آپکا ان نازک حالات میں یوں اٹھ جانا مزید باعث قلق ورنج ہے۔دارالعلوم حقانیہ اور ادارہ کے تمام حضرات دارالعلوم دیوبند اور حضرت کے فرزند حضرت مولانا احمد خضر شاہ اور دیگر پسماندگان سے دلی تعزیت کرتے ہے۔ ع آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے